اپنی بہن کے ساتھ
نیک سلوک
کیجئے

23-September-2021

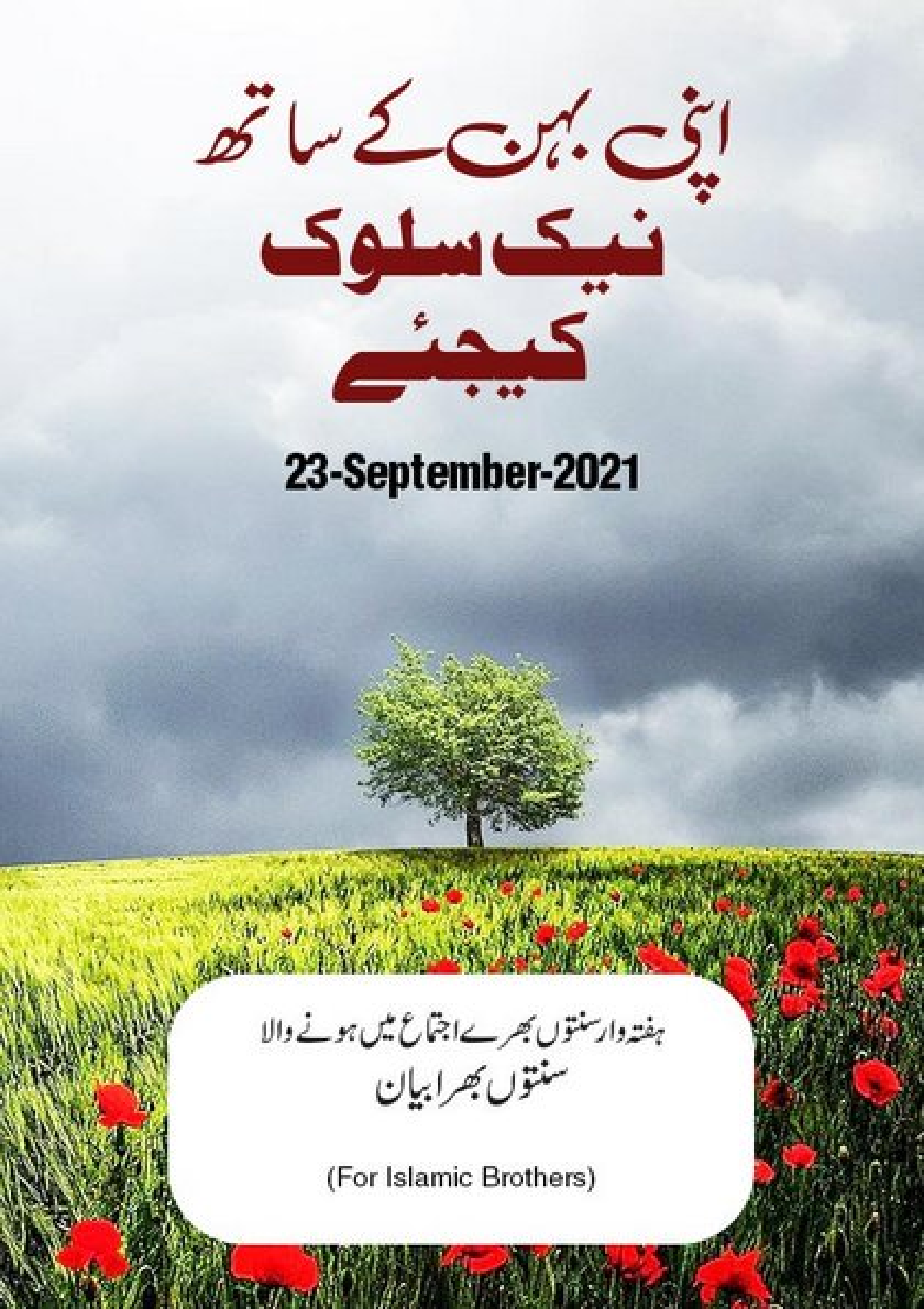

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے:

1) اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللهَ فِیهِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلَى نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج بیان کا موضوع ہے **"اپنی بہن سے نیک سلوک کیجئے"** جس میں ہم سنیں گے ☆ ایک خُراسانی شخص کے عذاب میں مُبتَلا ہونے کا سبب کیا بنا؟ ☆ رشتہ توڑنے کی مَذمَّت ☆ اسلام میں خونی رشتوں کی کیا اَہَمِیَّت ہے ☆ بہن بھائی کا آپس میں تعلق کیسا ہونا چاہئے؟ ☆ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خونی رشتوں سے تَعَلّق کیسا تھا ☆ کن کن سے صلۂ رحمی کرنا واجب ہے؟ ☆

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2...جامع صغیر، ص ۸۱، حدیث: ۱۲۸۴۔

رشتے داروں سے تعلقات توڑنے کی کیا نحوست ہے؟ ☆حضرت جابر بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا اپنی بہنوں کے ساتھ نیک سُلُوک اور ان کے علاوہ مفید معلومات سننے کی سَعَادَت حاصِل کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہ کرنے کی سزا

حضرت حامد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص 60 سال سے مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور بڑا ہی عابد و زاہد اور امانت دار شخص تھا، دن قرآنِ کریم کی تلاوت میں اور تمام رات طواف کرنے میں گزارتا، لوگ اس کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے، ایک نیک شخص کی اس سے دوستی تھی، ایک مرتبہ اُس نیک شخص نے کہیں سَفَر پر جانا تھا اس نے اپنے خراسانی دوست کو دس(10) ہزار دینار اَمَانَت کے طور پر دیئے اور سَفَر پر چلا گیا، جب سَفَر سے واپسی ہوئی تو پتا چلا کہ اُس خراسانی کا تواِنْتِقَال ہو چکا ہے، وہ نیک شخص خراسانی کے وارثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمَانَت طَلَب کی، انہوں نے لاعلمی کا اِظْہَار کیا کہ ہمیں معلوم نہیں، اب یہ نیک شخص مکہ مکرمہ کے عُلَما کے پاس حاضِر ہوا اور اپنا واقعہ بیان کیا، عُلَما نے فرمایا ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے مرحوم خراسانی جنّتی ہوگا اور جنّتیوں کی روحیں زَم زَم کنویں میں ہوتی ہیں، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم کنویں کے اندر جھانک کر اس طرح آواز دینا: اے فلاں بن فلاں میری دی ہوئی اَمَانَت کہاں ہے؟ آپ کو جواب مل جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور 3 دن تک مسلسل کرتا رہا مگر زم زم کنویں سے جواب نہ آیا، اُس نیک

شخص نے دوبارہ عُلَما سے رابطہ کیا۔ عُلَمائے کرام نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھا اور فرمایا: ہمارا خیال ہے شاید وہ دوزخی ہے۔ اب تمہیں یمن میں موجود **بَرَہُوت** نامی کنویں پر جاکر ایسا ہی کہنا ہوگا کیونکہ اس میں جہنمیوں کی روحیں ہوتی ہیں اور وہ جہنم کے منہ پر ہے۔ یہ نیک شخص یمن پہنچا اور **بَرَہُوت** نامی کنویں میں جھانک کر آواز دی: اے فلاں بن فلاں میں نے تمہیں اَمانت دی تھی وہ کہاں ہے؟ تھوڑی دیر بعد اس خراسانی شخص کی آواز آتی ہے تو یہ نیک شخص افسوس اور پریشانی کے عالَم میں اس سے پوچھتا ہے: تم تو عبادت گزار اور دنیا سے بیزار شخص تھے۔ عذاب میں گرفتار ہو کر یہاں کیسے آگئے، خراسانی جواب دیتا ہے: میری عبادت تم پر ظاہر تھی مگر میرے ایک گناہ نے میری تمام عبادت کو ضائع کرکے مجھے عذاب میں مُبْتَلا کر دیا۔ میرا گناہ یہ تھا کہ میں نے اپنی ایک مَعْذُور بہن سے لاپرواہی برتتے ہوئے قَطْعِ رِحْمی یعنی رشتہ توڑے رکھا، نہ مجھے بہن کی فکر ہوئی نہ ہی میں نے کسی سے اس کے بارے میں پوچھا۔ جب میں مر گیا تو اللہ پاک نے اسی بات پر میری پکڑ فرمائی اور ارشاد فرمایا: تُو اپنی بہن کو کیسے بھُول گیا، اس کے پاس کپڑے نہیں تھے اور تُو کپڑے پہنے زندگی گزارتا رہا، وہ بھوکی رہتی اور تُو پیٹ بھر کر کھاتا تھا، وہ پیاسی رہتی اور تُو پی کر خوب سیراب ہوتا تھا، مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں رشتہ داری کاٹنے والے پر رحم نہیں کروں گا۔ اسے لے جاؤ اور **بَرَہُوت** کے کنوئیں میں ڈال دو۔ پس حضرت ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا اور اب مجھے عذاب دیا جارہا ہے۔ اے میرے بھائی! تم میری بہن کے پاس جاکر میرے لئے معافی کی درخواست کرو اور مجھے اس عذاب سے نجات پانے کی کوئی صُورت نکالو، ہو سکتا

ہے اللہ پاک مجھ پر رحم فرمادے کیونکہ اس کی بارگاہ میں رشتہ داری کاٹنے کے علاوہ میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس نیک شخص نے پوچھا میری اَمانت کہاں ہے؟ خراسانی نے کہا میرے مکان کے فلاں کونے میں دَفن ہے، جا کر وہاں سے نکال لو چنانچہ اس نیک شخص نے اس مکان میں بتائی ہوئی جگہ کھود کر اپنی امانت نکال لی اور خراسانی کی بہن کی تلاش میں اس کے آبائی علاقے کی طرف نکل پڑا اور معلومات حاصل کرکے اس مَعْذُور بہن تک پہنچ گیا اور سارا ماجرا سنا دیا۔ یہ واقعہ سن کر بہن رونے لگی، نیک شخص نے اسے بھائی کے لیے دُعا کرنے کا کہا تو وہ اپنی محتاجی کی شِکایَت کرنے لگی، نیک شخص نے اس کی ضروریات پوری کیں، بہن خوش ہوگئی، اب یہ شخص واپس مکہ مکرمہ میں لوٹ آیا تو یہ دیکھنے کے لیے کہ اس شخص کو عذاب سے رہائی ملی یا نہیں۔ ایک روز زَم زَم کنویں میں آواز دی تو مرحوم خراسانی نے جواب دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بَرْہُوت کنویں سے نجات مل گئی ہے اور اب میں زم زم کنویں میں امن وچین سے ہوں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ توڑنے کی مذمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! بہن کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کرنے کی وجہ سے اس خراسانی شخص کی اتنی عبادت کے باوجود اس کی ایک عمل پر پکڑ ہوگئی اور وہ عبادت بھی وہ جو مکہ میں کی جہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اور

[1] ...شرح الصدور، الباب التاسع والثلاثون، ص۱۷۸، حکایت: ۴۷ بتغیر قلیل

عبادت میں کئے گئے اعمال بھی کیسے کہ دن بھر کی تلاوت اور ساری ساری رات کا طواف اسے اللہ پاک کی پکڑ سے بچا نہ سکا۔ لہٰذا یاد رکھئے! اللہ پاک کی کس کے بارے میں کیا خفیہ تدبیر ہے ہم نہیں جانتے، وہ کس عمل کے سبب بخش دے اور کس گناہ پر پکڑ فرمالے ہمیں اس کا علم نہیں۔ بیان کردہ حکایت سے پتہ چلا کہ ایک نیک بندے کی سالہا سال کی عبادت کے باوجود فقط قطعِ رحمی (رشتے داری توڑنا) بہن کی دیکھ بھال سے لاپرواہی کے گناہ کی وجہ سے عذاب کے کنویں میں قید کرلیا گیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ رشتے کاٹنے کا گناہ آج ہمارے معاشرے میں ایک **تکلیف دہ بیماری** بن چکا ہے۔ اس سے چھٹکارے کی بظاہر کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔ کوئی اپنے باپ سے ٹکرایا ہوا ہے تو کسی نے ماں سے لڑ کر اپنا گھر الگ بسایا ہوا ہے۔ کوئی اپنے بھائی سے بگاڑ کر اپنا گھر اُجاڑ بیٹھا ہے۔ تو کوئی اپنی سگی بہن سے بگاڑ بیٹھا ہے۔ کسی کی غیروں سے تو اچھی طرح بنی ہوئی ہے مگر خالہ ماموں سے ٹھنی ہوئی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے آج رشتہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! خراسانی شخص والے واقعے میں ہمارے لئے بہت عبرت ہے، یاد رکھئے! ہر رشتہ دار سے تَعَلُّق قائم رکھنا شرعاً واجِب ہے اور ان سے لاپرواہی اختیار کرنا، ان سے میل جول نہ رکھنا، خود مال دار ہونے اور ان کے غریب ہونے کی صورت میں ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا بہن فاقے برداشت کرے اور بھائی ہوٹلز کے کھانوں کے مزے لے، بہن مال نہ ہونے کی وجہ سے بچیوں کی شادی نہ کرپائے اور بھائی اپنے بیٹوں کی شادیوں پر ڈھیروں ڈھیر خرچ کرے، بہن پرانے کپڑے پہنے

اور بھائی ہر روز نئے کپڑے پہنے، بہن اچھے کپڑے پہننے کے لیے ترسے اور بھائی دوسروں کو مہنگے مہنگے لباس تحفے میں دے، بہن کے پاس بیماری کا علاج کروانے کے پیسے نہ ہوں اور بھائی اپنی سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ میں پیسوں کو پانی کی طرح بہا رہا ہو، بیوہ یا غریب بہن اپنے بچوں کو پالنے کے لیے گھروں کے برتن دھونے یا کسی آفس میں کام کرنے پر مجبور ہو یا گھر بیٹھ کر ٹیوشن پڑھائے یا سلائی کرکے اپنا گزارا کرے اور بھائی شادی کی سالگرہ(Anniversary)منا رہا ہو۔ بہن پیسے نہ ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی بیماری سے رو رہی ہو اور بھائی اپنے دوستوں کی محفل میں قہقہے لگا رہا ہو۔ یہ اسلام کو پسند نہیں بلکہ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے بہن بھائی محتاج ہوں اور تمہیں اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا ہو تو بھائیوں اور بہنوں کی وراثت کے مطابق کَفالت کرنا واجِب ہے۔

اپنے رشتے داروں سے تَعَلّق رکھنا اتنا اہم ہے کہ تمام شریعتوں میں اس کا مُستَقِل حکم اور تمام اُمتوں پر اسے واجِب ٹھہرایا گیا ہے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے توحید پر اِیمان لانے اور والدین سے اچھے سُلُوک کے بعد قریبی رشتوں داروں سے صلہ رحمی کا وعدہ لیا گیا۔ چنانچہ پارہ 1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 83 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ

ترجمۂ کنز العرفان: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ

اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی (پ ۱، البقرۃ: ۸۳)

کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں۔

اسلام میں رشتوں کی اہمیت

یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ خونی رشتوں کا لحاظ کس قدر اہم ہے کہ اسلام سے قبل بھی اس رشتے کو مضبوط رکھنے کے لیے اللہ پاک نے اپنے نبیوں کے ذریعے اس پر عَمَل کرنے کا وعدہ لیا اور اللہ پاک نے قرآن کریم میں بھی جگہ بہ جگہ اس کا تذکرہ فرمایا اور خونی رشتوں کا اِحترام کرنے کا حکم دیا اور صلہ رحمی کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے خوف رکھنے والے فرمایا گیا۔ جیسا کہ پارہ 13، سُورۂ رَعۡد کی آیت نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَیَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ وَیَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ﴿۲۱﴾ (پ: ۱۳، رعد: ۲۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کی مناسبت سے ترغیب کے لئے چند اَحادیث بیان کی گئی ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

میرے آقا دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ☆رشتہ داری توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[1] ☆جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ پاک اس کی حاجت روائی میں رہتا ہے ☆جو دوسرے بھائی سے تکلیف دور

---

[1] ...بخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، ۴/ ۹۷، الحدیث: ۵۹۸۴

کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا[1] ☆رشتہ داروں سے اچھا سلوک رزق میں کثرت اور عمر میں برکت کا باعث ہے۔[2] ☆رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ یہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول ! اسلام ایسا پیارا دین ہے کہ جس کے احکام آسان اور اس میں زندگی کا پورا نظام بنا ہوا ہے۔ اس میں عَمَل چھوٹا ہے مگر اس کا ثواب زیادہ ہے۔ اسلام میں ماں کے پیٹ میں آنے کے وقت سے لے کر قَبْر میں جانے تک کا پورا نظام ہے، زندگی کے ہر شعبہ کے قوانین اس میں موجود ہیں۔ بچے کو دودھ پلانا، دودھ چھڑانا، پرورش کرنا، تعلیم، روزگار، شادی، غمی خوشی کے سارے اَحْکام تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے۔ امیر غریب، سلطان وزیر، دنیا کو چھوڑنے والا اور بیوی بچوں والا سب کے لیے قانون بنا دیئے۔ اس کے ساتھ اسلام کے احکام نہایت ہی آسان کہ جس پر ہر شخص عمل کر سکے۔ اسلامی قانون ایسے ٹھوس، مکمل اور نا قابلِ تبدیلی ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔

اسلام اور خاندانی نظام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دین اسلام کی یہ خُصُوصِیَّت ہے کہ زندگی کا کوئی بھی مرحلہ ہو، اسلام نے اپنے کسی بھی حکم میں یہ اِحْسَاس نہیں ہونے دیا کہ اس نے کسی شخص یا زندگی کے کسی پہلو کو نظر انداز کیا ہو، یا کسی کی پہچان کو ختم کرنے کی

---

[1]... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، ۲/۱۲۶، الحدیث:۲۴۴۲

[2]... بخاری، کتاب الادب، باب من بسط لہ فی الرزق بصلۃ الرحم، ۴/۹۷، الحدیث:۵۹۸۵

[3]... بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافیٔ، ۴/۹۸، الحدیث:۵۹۹۱

کوشش کی ہو۔ اسلام نے خاندانی نظام کو مضبوط رکھنے کے ایسے احکام بیان فرمائے ہیں کہ جنہیں کرنے سے نہ صرف خاندان مضبوط رہتا ہے بلکہ معاشرہ بھی مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ خاندان ہی معاشرے کا بنیادی جز ہے، جس کی مضبوطی معاشرے کی مضبوطی ہے، اسلام نے جہاں اولاد کو والدین کے سامنے اُف تک نہ کرنے کا حکم دیا وہیں پر والدین پر اولاد کی مکمل تربیت کی ذمہ داری ڈالی گئی اور فرمادیا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داری ڈالی گئی اور فرمایا گیا کہ جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادائیگی واجِب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رِعَایَت لازِم ہے اور مردوں کو فضیلت حاصِل ہے۔ ایک گھرانے میں اگر والدین کے علاوہ یا والدین ہی میں کوئی نگران ہے اور بقیہ اس کے زیرِ کفالت ہیں تو حکم دیا گیا کہ جو حاکم اپنے ماتحتوں کے لیے دروازہ بند کرلیتا ہے اللہ پاک اپنی رحمت کے دروازے اس کے لیے بند کر دیتا ہے[1] ایک طرف خرچ کرنے والوں کو ایسی ترغیب کہ فرمایا گیا پڑوسیوں کی وجہ سے شوربہ زیادہ بناؤ مگر دوسری طرف یہ بھی فرمادیا گیا کہ کسی کے آگے ہاتھ مت پھیلاؤ۔ کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا تو دوسری طرف عورتوں کو اپنی زینت ظاہر نہ کرنے اور گھر سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا۔ ایک طرف یہ حکم دیا گیا کہ تہمت کی جگہ پر مت جاؤ تو دوسری طرف یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی کے بارے میں بدگمانی مت کرو۔ بڑوں کو حکم کہ چھوٹوں سے شَفْقَت سے پیش

---

[1] ...ترمذی ابواب الاحکام ص ۲۲۷

آئیں تو چھوٹوں کو حکم کہ بڑوں کا ادب کریں۔

یہ ہے اسلام کا خاندانی نظام کہ جس کے تحت ہر ایک کے لیے ایسا پیارا اُصول بیان فرمادیا کہ ان پر عَمَل کرنے کی صورت میں آپس میں پیار و مَحَبَّت کی وہ مثال قائم ہو سکتی ہے کہ لوگوں میں باہمی جھگڑا، بغض وکینہ، حسد و تکبر اور ایک دوسرے کی جان لینے کی مَذمُوم وارداتیں ختم ہوجائیں اور ہر گھر امن کا گہوارہ بن جائے۔

آیئے اب سنتے ہیں کہ ہمارے بزرگانِ دین کا خاندانی نظام کیسا ہوتا تھا اور ان کا اپنے خونی رشتوں داروں سے تَعَلّق کیسا تھا؟

بہن بھائی کا باہمی تعلق کیسا ہو؟

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے بھائی سے مَحَبَّت دیکھیے کہ ان کے لیے دُعا فرمارہے ہیں، جس کا ذکر ربِّ کریم نے اپنے کلامِ پاک میں فرمایا: پارہ9، سورۂ اَعْراف کی آیت نمبر 151 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ **یہ دُعائے مغفرت** اُمّت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائی کو اس دعا میں شامل

فرمایا حالانکہ ان سے کوئی کوتاہی سرزد نہ ہوئی تھی۔اس دعا میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دِلجوئی اور قوم کے سامنے ان کے اِکرام کا اظہار بھی مقصود تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ان کے بھائیوں نے جو رویہ اختیار کیا وہ کس قدر تکلیف دہ تھا مگر آپ نے اِنْتِقام لینے کی بجائے معاف کرنے سے کام لیا چنانچہ پارہ 13، سُورۂ یُوسُف کی آیت نمبر 92 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ (پ:۱۳، یوسف:۹۲)	ترجمۂ کنزالعرفان: فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور ان کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہا تو اسے جنّت ملے گی۔[1] بلکہ ایک مرتبہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر جنّت میں رفاقت کی خوشخبری سنائی: ایسا شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہو گا۔[2]

حضرت جابر کا اپنی بہنوں کے ساتھ سُلوک

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ! بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنے کے سَبَب جنت ہی نہیں ملے گی بلکہ جنت میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

1...ترمذی، ۳/۳۶۷، حدیث:۱۹۲۳

2...مسند احمد، ۴/۳۱۳، حدیث:۱۲۵۹۴

ساتھ بھی ملے گا۔ بعض صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے تو اپنی بہنوں کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں بھی دی ہیں جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے محض اپنی 9 یا 7 بہنوں کی دیکھ بال، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ جب رسولِ اکرم، نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سنا تو آپ نے برکت کی دعا فرمائی۔ (1)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوش دلی سے دو لڑکیوں کو پال دینا خواہ اپنی بیٹیاں ہوں یا بہنیں ہوں یا یتیم بچیاں، قیامت میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قُرب کا ذریعہ ہے اور جسے اس دن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو جائے اسے سب کچھ مل جائے۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رضاعی بہن سے اچھا سلوک

پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بہنوں کے ساتھ اچھے سُلُوک کا جذبہ جس در سے ملا، اُس کے بھی کیا کہنے! **یعنی میرے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان تھی کہ جنگ اَوطاس میں جب دشمن کو شِکست ہوئی تو جنگی قیدیوں میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعی بہن اور حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی صاحبزادی حضرت شَیْمَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی گرفتار

1...مسلم، کتاب الرضاع، باب استباب البکر، حدیث: ۳۶۴۱

2...مرأۃ المناجیح، ۶/ ۵۴۶

ہوئیں، جب انہیں شناخت کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا تو انہیں پہچان کر جوشِ محبت میں آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر انہیں بٹھایا اور پھر کچھ اونٹ اور بکریاں دے کر ارشاد فرمایا: تم آزاد ہو، اگر تمہارا جی چاہے تو میرے پاس رہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہو تو میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی تو انتہائی عزت و اِحترام کے ساتھ انہیں ان کے قبیلے میں پہنچا دیا گیا۔[(1)]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً بہن بھائی کا آپس میں تعلق ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ شریعت نے ہمیں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہ بھی ہیں کہ بڑے چھوٹوں پر شَفْقَت کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب کریں۔

حضرت **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے آخری نبی، **محمدِ عربی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مخاطب کرکے فرمایا بتاؤ وہ کون سا دَرَخْت ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ مومن کی مثل ہے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی وہاں موجود تھے، یہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کا جواب آیا کہ وہ کھجور کا دَرَخْت ہے لیکن میں نے بڑے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی موجودگی میں جواب دینا مناسب نہیں سمجھا اور خاموش رہا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا

---

[1] ...شرح الزرقانی، المقصد الاول، الفصل غزوۃ اوطاس، ۳/۵۳۴ ملخصاً

دَرَخْت ہے۔ واپسی پر میں نے اپنے والد حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سوال کے جواب کے بارے میں بتایا کہ مجھے اس سوال کا جواب آتا تھا لیکن میں آپ لوگوں کے ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔[1]

یہ تھی ہمارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعلیم اور بڑوں کا ادب کہ بات معلوم ہونے کے باوجود بڑوں کا ادب کیا اور جواب نہ دیا کہ کہیں بڑوں کو شَرْمِنْدَگی نہ اٹھانی پڑے۔ چھوٹے اتنا ادب واِحْتِرام کرتے کہ ان کی موجودگی میں محفل میں بولنا بھی بے ادبی تَصَوُّر کرتے۔ مگر افسوس! آج بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان محبت و ادب ویسا نہیں ہے۔ آج ہمارے درمیان بڑوں اور چھوٹوں میں ایسی حَیا کی مثالیں کم ہی نظر آتی ہیں۔ نہ چھوٹوں میں بڑوں کا ادب ہے اور نہ بڑوں میں چھوٹوں پر شَفْقَت ہے۔

اے عاشقانِ رسول! کیا آپ جانتے ہیں: ہم میں چھوٹے بڑے کی تمیز کیوں ختم ہوگئی ہے؟ کیوں چھوٹے بڑوں کا ادب اور بڑے چھوٹوں سے محبت نہیں کرتے، اس کی سب سے بڑی وجہ **دِین اسلام اور اس کی تعلیمات سے دُوری** ہے۔ ہم اپنی اولاد کو دنیاوی لوگوں سے بات کرنے اور معاشرے میں اپنا درجہ بڑا رکھنے کے لیے مہنگے اسکولوں میں دنیاوی تعلیم تو دلواتے ہیں مگر آخرت میں کامیابی کے لیے اور زندگی کے اسلامی مقصد کے لیے اسے دینی تعلیم نہیں دلواتے۔ ہم انہیں دنیا میں کامیاب کاروبار کرنے اور اپنی زندگی خوشحال گزارنے کے لیے تعلیم اور ڈِپلومے تو کرواتے ہیں **مگر قَبْر** کے امتحان میں کامیابی اور آخرت میں جنت کے حُصُول کے لیے نماز کی تعلیم اور اپنے

---

1 ...ترمذی، کتاب الامثال، ماجاءفی مثل المؤمن...الخ، ج۴، ص۳۹۶، حدیث:۲۸۷۶۔

فرائض کی بنیادی تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ ہمارا فوکس دُنیاوی جاب(Job)تو ہے مگر فرائض و واجبات ہم بُھلائے بیٹھے ہیں۔ ہمیں دنیاوی چیزوں کی مکمل معلومات تو ہیں مگر شرعی احکامات کا ہمیں علم نہیں۔

یاد رکھیے! دنیا کی ساری کامیابیاں اسلام کی تعلیمات میں پوشیدہ ہیں۔ اسلامی تعلیم ہی وہ تعلیم ہے جو دنیا میں بھی کامیاب بناتی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی دلواتی ہے۔ آج عام طور پر دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا مقصد مال کا حُصُول ہے جبکہ دینِ اسلام کی تعلیم یہ فرماتی ہے کہ تم اپنے خونی رشتے داروں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اللہ پاک تمہارا رِزْق بڑھادے گا۔ زیادہ دیر زندہ رہنے اور زندگی سے لطف اٹھانے کے لیے ورزش اور مختلف غذاؤں کا سہارا لیا جاتا ہے مگر اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ اپنے خونی رشتوں سے اچھا سُلُوک کرو تمہاری عمر میں برکت ڈال دی جائے گی۔ آج مال کی خاطِر بہن بھائیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے مگر اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ بہن بھائیوں سے تَعلّق رکھو تمہارے مال میں برکت ڈال دی جائے گی۔ آج معاشی طور پر مضبوط ہونے کے لیے اپنے قریبی رشتوں سے تَعلّق توڑ لیا جاتا ہے اور خود اکیلے رہ کر ڈپریشن اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے اپنے رشتوں کو جوڑ کر اپنے رِزْق و عمر میں برکت پانے کے ساتھ ساتھ ان ہلاک کرنے والی بیماریوں سے بھی دُور رہتے ہیں۔ آج جس دنیا کو حاصل کرنے کے لیے رات دن ایک کر کے اور اپنے بہن بھائیوں سے تَعلّق توڑ کر خوب مال و دولت حاصِل کر لیتے ہیں مگر بے سکونی اور بڑی بڑی بیماریوں میں مبتلا بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی دنیا کے دنیاوی دانشور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں

کہ انسان اپنے خونی رشتوں سے دور رہ کر طرح طرح کی بیماریوں کا شِکار ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں میں عدمِ بَرْداشْت اور تنہائی کا اِحْسَاس تیزی سے پھیل رہا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے بہت جلد جھگڑا کر لیتے ہیں۔ یہ جب تک اپنے خاندانی نظام کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا تب تک یہ بے سکونی اور طرح طرح کی نئی بیماریوں سے بچا ہوا تھا مگر جب اس نے اس نظام سے منہ موڑ کر اپنی الگ سے زندگی بسر کرنا شروع کی تب سے اسے طرح طرح کی بیماریوں نے جکڑ لیا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آیئے ہم اسلام کے احکام کو تھام لیں کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں ہیں۔ آیئے ہم دل سے بُغض و کینہ کو دُور کر کے اپنے خونی رشتوں سے تَعَلّق کو قائم کریں کہ ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **اللہ پاک کی رضا** حاصِل ہوتی ہے۔ ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا **لوگوں کی خوشی** کا سبب ہے۔ ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **فرشتے خوش** ہوتے ہیں ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والے کی **تعریف** کی جاتی ہے ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **شیطان کو رنج** پہنچتا ہے ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **عمر بڑھتی** ہے ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **رزق میں** برکت ہوتی ہے ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **فوت ہو جانے والے** مسلمان باپ دادا خوش ہوتے ہیں۔ ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے آپس میں **محبت بڑھتی** ہے ☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے وفات کے بعد **ثواب میں اضافہ** ہو جاتا ہے، کیونکہ جب لوگوں کو اس کا اِحْسَان یاد آتا ہے تو لوگ اس کے حق میں

دُعائے خیر کرتے ہیں۔[1] ☆رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا **ثواب جلد** ملتا ہے ☆رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا قِیامت کے دن **حساب سے بچائے** گا۔☆رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے **اچھی موت** نصیب ہو گی اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والا قِیامت کے دن عرش کے سائے میں ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سنا کہ **صلہ رحمی کرنا واجب ہے یعنی** رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور اس کے بہت سے **فوائد** ہیں۔ آیئے اب سنتے ہیں کہ یہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک ہے کیا؟

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ رشتے داروں کے ساتھ اچھے سُلُوک کی بہت پیاری وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: **صلۂ رِحمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلُوک) کی مختلف صورَتیں ہیں، اِن کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری امداد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مَدَد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی مُلاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا[2] ہے۔

رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا واجب ہے:

اے عاشقانِ رسول! شریعت نے درجہ بدرجہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، جس سے جتنا قریبی رشتہ ہے اس کے ساتھ اتنا ہی زیادہ صلہ رحمی

---

1 ...تنبیہُ الغافِلین، باب صلۃ الرحم، ص73

2 ...احترام مسلم، ص34، بحوالہ (دُرر ج1 ص323)

کا حکم دیا گیا ہے، عَلَّامَہ یَحْیٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ حسنِ سُلُوک کے سب سے زیادہ مستحق افراد کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حسن سُلُوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں ہے، پھر باپ، پھر اولاد پھر دادا اور دادی، پھر بہن اور بھائی، پھر تمام خونی رشتہ دار یعنی چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ۔ اب ان میں سے جن سے جتنا قریبی تَعَلّق ہے اسے دوسروں پر ترجیح حاصِل ہو گی۔ ایسے رشتے دار جن کا تَعَلّق ماں اور باپ دونوں کے ساتھ ہے، انہیں ان رشتہ داروں پر ترجیح دیں گے جن کا تَعَلّق فقط ماں یا فقط باپ کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کی اولاد، پھر ان کے بعد سُسرالی رشتہ داروں کا حق ہے۔ پھر دَرْجَہ بَدَرْجَہ دوست کا حق ہے پھر پڑوسی کا حق ہے۔ لیکن دُور کے رہنے والے رشتہ دار کو پڑوسی پر ترجیح دیں گے اور اگر قریبی رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتا ہو تو اسے بھی اجنبی پڑوسی پر مقدم کریں گے اور پھر شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سُلُوک کرے۔[1]

رشتے داروں کے ساتھ تعلقات توڑنے کی نحوست:

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح صلہ رحمی کرنے پر طرح طرح کے اِنْعامات ہیں اسی طرح رشتوں کو توڑنے پر بھی **طرح طرح کی وعیدیں** ہیں۔ پارہ 13، سورۂ رعد کی آیت نمبر 25 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ	ترجمۂ کنزالعرفان: اور جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد

[1] … شرح مسلم للنووی، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب برالوالدین وانھما احق بہ، 8/103، جزء 16۔

اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ (پ:۱۳، الرعد ۲۵) | پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنت ہی ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: جو لوگ اللہ پاک نے جو صلہ رحمی کرنے اور رشتہ داری جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں، کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے لئے قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے دُوری ہے اور اُن کیلئے بُرا گھر یعنی جہنم ہے۔[1]

اللہ پاک قرآن پاک کے پارہ 4 سورۂ نساء کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ (پ ۴، النساء: ۱) | ترجمۂ کنز العرفان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔)

پیارے اسلامی بھائیو! رشتہ داروں سے تَعَلّق توڑنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اور یہ اتنا اہم کام ہے کہ اس کے بارے میں کل بروزِ قیامَت سوال ہو گا کہ کیا اپنے خونی رشتوں داروں سے تَعَلّق قائم رکھا؟

یادرکھیے! شرعی طور پر قطع تعلقی کسی بھی مسلمان سے جائز نہیں ہے ہاں رشتہ داروں سے قطع تعلقی زیادہ سخت ہے۔ اپنے رشتہ داروں سے تَعَلّق توڑنے والا کتنا بدنصیب ہے، اس کا اندازہ اس حدیثِ مبارکہ سے لگایئے جس میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک کے محبوب، دو عالم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ رشتہ داروں

[1] ... خازن، الرعد، تحت الآیۃ: ۲۵، ۳/ ۶۵-۶۴، ملخصاً

سے قَطعِ رِحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک اور حدیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سُونگھ سکے گا۔

رشتہ داروں سے تَعَلّق ختم کرنے والا ایسا بدبخت ہے کہ اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ رشتہ داروں سے تَعَلّق توڑنے والے کو صحابہ کرام اپنی مجلس سے نکال دیا کرتے تھے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

حضرت **عبدُاللہ** بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک بار صبح کے وقت مجلس میں تشریف فرما تھے کہ فرمایا: میں رشتہ توڑنے والے کو اللہ پاک کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اٹھ جائے تاکہ ہم اللہ پاک سے مَغْفِرَت کی دعا کریں، کیونکہ رشتہ توڑنے والے پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔[1] یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہوگی۔

اَللہُ اَکْبَر! ہم اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اور اس سے عَافِیَّت طَلَب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسے جُرم سے مَحْفُوظ رکھے اور اپنی رحمت کے دروازے ہم پر بند نہ فرمائے۔ آمین۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! لرز جایئے اور اگر ہم اس گناہ میں مُبْتَلا ہیں تو اس سے توبہ کرلیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نُحُوسَت کی وجہ سے دنیا میں بھی عذاب کے شِکار ہوں اور آخِرَت بھی برباد ہوجائے، قَطعِ رِحمی کرنے والے پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔

---

[1] ...معجم کبیر، باب العین، عبداللہ بن مسعود الھذلی... الخ، ۱۵۸/۹، حدیث: ۸۷۹۳

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ صلہ رحمی اللہ پاک کو پسند اور اللہ پاک کی رحمت کا ذریعہ ہے جبکہ قَطْعِ رِحمی اللہ پاک کو ناپسند اور اس کے عذاب کو دعوت دیناہے۔خود کو اللہ پاک کی رحمت کے حق دار بنانے اور اللہ پاک کے عذاب سے بچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔یہ دینی ماحول آپ کو صلہ رحمی کرنے والا بھی بنائے گا اور قَطْعِ رِحمی سے بچنے والا بھی بنائے گا۔یہ ایسا پیارا دینی ماحول ہے کہ جس میں آکر کروڑوں لوگوں کی زندگیاں عشقِ رسول میں بدل گئیں اور وہ سنتِ رسول کے پابند بن گئے،اس ماحول کی بَرَکت سے رشتے داروں سے تَعَلّق توڑنے والے انہی رشتے داروں سے محبت کرنے والے بن گئے بلکہ لوگوں کو اس بات کا درس دینے لگ گئے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام"نیک اعمال"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اپنے اندر حسنِ سُلُوک کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مَقْصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللہ۔لِہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابَستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام نیک اعمال رسالہ پُر کرنا بھی ہے 72 نیک اعمال میں

سے ایک نیک عمل نمبر 39 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ وقت کے لئے **مدنی چینل** دیکھا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ اسپیشل پرسنز:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **فیضان** سے عُمُومی (Normal) اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ **اسپیشل پرسنز** (Special persons)(نابینا، گُونگے اور بہرے) اسلامی بھائی بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں عُمُوماً جنہیں معاشرے میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دُوری کی وجہ سے بَسااوقات بے چارے **ضروری معلومات** سے محروم رہتے ہیں۔ معاشرے کے ان افراد تک نیکی کی دعوت پہنچانے کے لئے اس شعبے کے **تربیت یافتہ مبلغین** دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ وار اجتماع** و دیگر **سُنّتوں بھرے اجتماعات** میں **اسپیشل پرسنز** کے حلقے لگاتے ہیں۔ **بڑی راتوں** کے اجتماعات (اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ شبِ براءت، اجتماعِ معراج وغیرہ) اور رَمَضانُ الْمبارَک کے **اجتماعی اعتکاف** میں بھی ان کی اصلاح و تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن میں باقاعدہ **اشاروں کی زبان** (Sign Language) میں **نعت، بیان، ذکر اور دعا** کی ترکیب ہوتی ہے نیز **بریل لینگویج** (Braille Language) میں نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے **تحریری رسائل** کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے وقتاً فوقتاً مُبلِّغین کو 30 دن کا اشاروں کی زبان کا کورس کروایا جاتا ہے نیز گونگے بہرے اور نابینا

اسلامی بھائیوں کے مَدَنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان کے کئی شہروں میں خصوصی (یعنی نابینا، گونگی بہری) اسلامی بہنوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری و ساری ہے، ان خصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کے لیے باقاعدہ ذمہ دار اسلامی بہنوں کے کورسز کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے۔

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجہ، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸)

☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔

☆ صَدرُ الشّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔ (۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴)

﴾اعلان﴿

مہمان نوازی کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر (70) دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادی ۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 23 ستمبر 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل

---

[1]... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[2]... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

دورانیہ 15 منٹ

مہمان نوازی کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ"آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟"کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ"میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔"☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ"اور کھاؤ"مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔(عالمگیری،۳۴۴/۵) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔(عالمگیری،۳۴۵/۵)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بڑھاپے میں رزق وسیع رکھنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق"نیا لباس پہنتے وقت کی دعا"یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَ اِنْقِطَاعِ عُمْرِیْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے بڑھاپے اور عمر کے اختتام کے وقت مجھ پر اپنا وسیع ترین

رزق بھیج دے۔(فیضانِ دعا، ص ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیرللسیوطی،ص ۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72نیک اعمال)

یومیہ 56نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یاصِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16)"مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی

منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرو مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟ (56)ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذّن ، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد